نابیناؤں، مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا افراد کیلئے صبر کرنے پر اَجر

فیضانِ ابنِ اُمِّ مکتوم

قسط: 1

نابینائی کی فضیلت پر 40 اَحادیث

صفحات 37

حقیقی نابینا کون؟ 12

بصارت جانے پر صبر کرنے کا اجر 15

آزمائش پر صبر کرتے ہوئے فوت ہونے کا اجر 19

73 مغفرتیں اور 72 درجات کس کے لیے؟ 31

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

تقدیم

اللہ پاک نے لوگوں کو مختلف اَحوال پر پیدا فرمایا، کوئی غریب ہے تو کوئی امیر، کوئی تندرست ہے تو کوئی بیمار، کوئی عاجز ہے تو کوئی متکبر، کوئی صحیحُ الاعضاء ہے تو کوئی معذور، اَلغرض اللہ پاک نے اپنی حکمتِ کاملہ سے ہر کسی کو اُس کے مناسب حال پر رکھا۔ اب بندہ اللہ پاک کی رضا پر راضی رہے گا تو اَجر پائے گا اور اگر شِکوہ وشکایت کرے گا تو محرومی اس کا مقدر بنے گی۔ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ﴾ (1) ترجَمۂ کنز الایمان: ”اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔“ یہ الگ بات ہے کہ بندہ اپنی طاقت و قوت اور صَلاحیات کا اَندازہ کرنے اور انہیں بروئے کار لانے کے بجائے بے صبری کی راہ چل دے تو نقصان اُٹھاتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ جو بے چارہ کسی مصیبت کا شکار ہوتا ہے اصل دَرد و پریشانی وہی جانتا ہے، ہم اسے اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا پر راضی رہنے، صبر کرنے اور صبر پر ملنے والے اَجر کی آیات ورِوایات تو بیان کرسکتے ہیں لیکن ہم اس کے اصل دَرد کا اَندازہ نہیں لگاسکتے۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں مَصائب سے عافیت ہی مانگنی چاہیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا قریب ہے کہ فقر کُفر ہوجائے۔(2) اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فقیر آدمی کبھی اللہ تعالیٰ پر اِعتراض کر دیتا ہے کہ تو نے مجھ پر ظلم کیا کہ فقیر کر دیا، کبھی لوگوں سے اللہ کی شکایت کرتا ہے، کبھی مال حاصل

1 پ3، البقرۃ:286۔ اِس رِسالے میں تمام آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ کنز الایمان سے لیا گیا ہے۔

2 شعب الایمان، 5/267، حدیث:6612۔

کرنے، اپنی ضَرورت پوری کرنے کے لیے اِسلام چھوڑ کر دوسرے مذہب میں داخل ہو جاتا ہے، اپنے دِین کو فروخت کر ڈالتا ہے، کبھی رضا بالقضاء سے منہ موڑ لیتا ہے یہ سب کُفر یا سببِ کُفر ہیں، اَمیری کے فتنوں سے غریبی کے فتنے زیادہ ہیں۔ خیال رہے کہ فقر مَع صبر اللہ کی رَحمت ہے جس کے متعلق اِرشاد ہوا: اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ اور فقر مَع کُفر (ناشکری) اللہ کا عذاب ہے لہٰذا اَحادیث میں تعارض نہیں، فقیر صابر کو غنی شاکر سے افضل مانا گیا ہے۔ [(1)]

اہلِ بلاء و مصیبت کو صبر و شکر کرنے پر بروزِ قیامت بڑے بڑے اِنعامات و اِکرامات سے نوازا جائے گا چنانچہ فقیہ اَبواللیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک طویل رِوایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قیامت کے دِن جب مُنادی ندا کرے گا کہ کون ہے جس کا اللہ پاک پر قرض ہے؟ تو مخلوق کہے گی: ایسا کون ہے جس کا قرض اللہ پاک پر ہو؟ فرشتے کہیں گے: وہ جسے (دُنیا میں) ایسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا جس سے اس کا دِل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے لیکن اُس نے ثواب کی اُمید پر اللہ پاک کی رضا کے لئے صبر کیا آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ پاک سے اپنا اَجر لے لے۔ چنانچہ (دُنیا میں) مصیبت و آفات میں مبتلا ہونے والے بہت سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے، فرشتے کہیں گے: دَعویٰ بغیر دَلیل کے (معتبر) نہیں ہوتا، تم اپنے نامۂ اَعمال ہمیں دِکھاؤ۔ فرشتے نامۂ اَعمال دیکھیں گے تو جس کے نامۂ اَعمال میں (اللہ پاک کی ناراضگی والا) غصہ اور فحش کلام پائیں گے تو اس سے کہیں گے: چل بیٹھ جا! تو صبر کرنے والوں میں سے نہیں۔ اِسی طرح جب عورت کے نامۂ اَعمال میں غصہ کرنا پائیں گے تو اسے بھی ان لوگوں میں سے واپس بھیج دیں گے اور صابر مَردوں اور صابر عورتوں کو لیں گے

1 ...... مراٰۃ المناجیح، 6/ 623۔

اور انہیں عرش کے نیچے لے جا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رَب! یہ تیرے صابر بندے ہیں۔ اللہ پاک فرمائے گا: اِن سب کو شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی (جنّت میں ایک دَرخت کا نام ہے اس) کے پاس لے جاؤ۔ وہ انہیں ایسے دَرخت کی طرف لے جائیں گے جس کی جڑ سونے کی اور پتے چاندی کے ہوں گے اور اس کا سایہ اتنا وَسیع ہو گا کہ ایک گھڑ سوار اُس کے نیچے 100 سال تک چلتا رہے، صبر کرنے والے اُس کے سائے میں بیٹھ جائیں گے۔ اللہ پاک یکے بعد دِیگرے ہر مَرد و عورت پر تجلّی فرمائے گا اور ان سے اِس طرح اِرشاد فرمائے گا جیسے کوئی دوست اپنے دوست سے گفتگو کرتا ہے: اے میرے صابر بندو! مَیں نے تمہیں آزمائش میں اِس لئے نہ ڈالا تھا کہ تم میرے نزدیک ذَلیل تھے بلکہ اِس لئے کہ تمہیں اپنی بارگاہ میں عزت دوں، میں نے چاہا کہ دُنیا میں تمہیں آزمائش میں ڈال کر تمہارے گناہوں کو مِٹادوں اور جن دَرَجات تک تم اپنے اَعمال کے ذَریعے نہیں پہنچ سکتے تھے (مصیبت میں مبتلا کر کے) تمہیں وہ بلند دَرَجات عطا کر دوں، تم نے میری رضا کی خاطر صبر کیا اور مجھ سے حیا کی اور میرے فیصلے پر غصے کا اِظہار نہیں کیا تو آج مَیں تم سے حیا کرتے ہوئے نہ تمہارے لئے میزان رکھوں گا اور نہ تمہارے نامۂ اَعمال کو کھولوں گا۔ (قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا:) ﴿اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾﴾[1] لہٰذا میں تم سے حساب نہ لوں گا۔ پھر اللہ پاک فقراء سے اِس طرح اِرشاد فرمائے گا: اے میرے فقراء بندو! میں نے تمہیں فقر میں تمہاری عزت کم کرنے کے لئے مبتلا نہ کیا تھا اور نہ ہی میرے نزدیک دُنیا (کے مال و دولت) کی کچھ اَہمیت و عزت ہے اور میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ جو کوئی دُنیا کی کسی چیز کا مالک

1 ...... پ23، الزمر: 10۔ صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

ہوا، میں اُس سے اس کا حساب لوں گا اور اُس سے پوچھوں گا: اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ میں نے تمہارے لئے فقر کو پسند کیا تاکہ تم سے حساب آسانی سے لیا جائے اور تمہیں پورا پورا اَجر و ثواب دیا جائے اور جس نے دُنیا میں تم فقراء کو ایک گھونٹ پانی پلایا، ایک لقمہ بھی کھلایا، پُرانا پھٹا ہوا کپڑا ہی پہنایا وہ آج (بروزِ قیامت) تمہاری شَفاعت میں ہے۔

پھر اللہ پاک اُس عورت سے جس کا بچہ فوت ہو گیا تھا اِس طرح اِرشاد فرمائے گا: اے میری بندی! مَیں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ لوحِ محفوظ میں کر چکا تھا اور جب میں نے اس کی رُوح قبض کی تو تیرے دِل نے جزع و فزع نہ کیا اور نہ ہی تیرا سینہ تنگ ہوا تو سُن! آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زندگی والے گھر (جنّت) میں اکٹھا کر دیا گیا جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم و ملال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلنا نہیں۔

پھر اللہ پاک نابیناؤں، کوڑھ، جزام اور ہر طرح کی بیماری والوں کی بھی دِلجوئی فرمائے گا اور وہ اپنا اَجر پا کر اِنتہائی خوش ہوں گے ان کے لئے ایسے جھنڈے ہوں گے جیسے حکما و اُمَراء کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ جس نے ایک بَلا پر صبر کیا ہو گا اُس کے لئے ایک جھنڈا لہرایا جائے گا اور جس نے دو قسم کی بلاؤں پر صبر کیا ہو گا اُس کے لئے دو جھنڈے اور جس نے تین قسم کی مصیبتوں پر صبر کیا ہو گا اُس کے لئے تین جھنڈے گاڑے جائیں گے اور جو اس سے زیادہ بَلاؤں میں مبتلا ہو گا اُس کے لئے اسی قدر جھنڈے بلند کئے جائیں گے۔ فرشتے ان کو عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار کر کے ان کے سامنے جھنڈے لہراتے ہوئے جنّت کی طرف لے چلیں گے تو لوگ ان کو دیکھ کر کہیں گے: کیا

یہ شُہدا اور اَنبیائے کِرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام ہیں؟ فرشتے کہیں گے: اللہ پاک کی قسم! یہ شہداء ہیں نہ اَنبیائے کِرام علیہم السّلام بلکہ یہ تو عام لوگ ہیں جنہوں نے دُنیا کے مَصائب پر صبر کیا اور آج کے دِن نجات پاگئے۔

لوگ تمنا کریں گے: کاش! ہم بھی مَصائب و آلام کی سختیوں میں مبتلا ہوئے ہوتے اور ہمارے گوشت قینچیوں سے کاٹے جاتے تاکہ ہمارے لئے بھی ان کے ساتھ حصہ ہوتا۔ پھر جب وہ (صابر) لوگ جنّت کے پاس پہنچ کر اس کا دَروازہ کھٹکھٹائیں گے تو (جنّت پر مقرر فرشتے) رِضوان علیہ السّلام آکر پوچھیں گے: یہ کون ہیں؟ فرشتے رِضوان علیہ السّلام سے کہیں گے: دَروازہ کھولو۔ حضرت رِضوان علیہ السّلام اِستِفسار کریں گے: ان کا حساب کس وقت ہوا؟ انہوں نے کب نجات پائی؟ حالانکہ ابھی تو چند لوگ ہی قبروں سے اُٹھے ہیں اور ابھی تک تو اللہ پاک نے نامۂ اَعمال بھی نہیں کھلوائے اور نہ ہی میزان رکھا ہے؟ ملائکہ کہیں گے: یہ صبر کرنے والے ہیں ان پر حساب نہیں، اے رضوان! ان کے لئے جنّت کا دروازہ کھول دو تاکہ یہ چین و سکون کے ساتھ اپنے مَحَلّات میں بیٹھیں۔ تب (حضرت) رِضوان علیہ السّلام ان کے لئے جنّت کے دَروازے کھولیں گے، تو وہ اپنے جنتی گھروں میں داخل ہو جائیں گے، خُدّام کلمہ پڑھتے اور تکبیر کہتے ہوئے خوشی و مسَرّت سے ان کا اِستقبال کریں گے، پھر وہ 500 سال تک جنّت کے بلند دَرَجات پر فائز رہیں گے اور مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک ان کا مُشاہدہ کرتے رہیں گے، تو صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔[1]

صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! کون سی چیز

1 ...... قرۃ العیون، ص394۔

میزان کو بھاری کر دے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: صبر اور جس کا صبر جتنا زیادہ ہو گا اس کے لئے پُل صراط اتنا ہی چوڑا ہو گا۔[1] بہر حال اہلِ مصیبت وبلا کو صبر پر بہت اَجر و ثواب عطا ہو گا جبکہ اہلِ نعمت کو اپنی نعمتوں کا حساب دینا ہو گا، اللہ پاک ہر مسلمان کے ساتھ خیر وعافیت والا مُعاملہ فرمائے۔

موجودہ دور میں عمومی طور پر اہلِ آزمائش (معذور اَفراد) کے ساتھ جو رویہ و اَنداز اِختیار کیا جاتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کئی گھرانے معذور بچوں کی تعلیم و تربیت کو اگنور کر دیتے ہیں۔ صاحبِ ثروت ہوں تو سنبھال لیتے ہیں جبکہ غریب ہوں تو لوگوں کے رحم و کرم کے سہارے چھوڑ کر خود دُنیا سے چل دیتے ہیں، یہ اَنداز اِنتہائی غلط ہے۔ معذوروں کو بھی ہر ممکن کوشش سے تعلیم و تربیت فراہم کرنا یہ ضَروری ہے۔ دُنیا اِس قدر ترقی کر چکی ہے کہ نابینا اور ہاتھوں سے معذور اَفراد بھی کمپیوٹر اور جدید ٹیکنالوجی اِستعمال کر سکتے ہیں۔ معذور اَفراد کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے چند تجاویز حکومت، اہلِ ثروت اور فلاحی اِداروں کے نام پیش کرتا ہوں:

❁ حکومتی سطح پر معذور اَفراد کی ہر طرح سے اِمداد اور تعلیم و تربیت کا اِہتمام کیا جانا چاہیے۔ ❁ فلاحی اِداروں اور تنظیموں کو اِس جانب خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ ❁ معذوروں کے شرعی اَحکامات و تکلیفاتِ شرعیہ پر مشتمل لٹریچر کی دَستیابی آسان و عام ہونی چاہیے۔ ❁ معذوروں کو صرف روٹی اور کپڑے کا محتاج نہ سمجھا جائے بلکہ صدقۂ جاریہ سمجھتے ہوئے اِن کی تعلیم اور فنی تربیت پر توجہ دی جائے اور اس پر خرچ کیا جائے۔

زیرِ نظر رِسالہ ”تَسْلِیَةُ الْاَعْمٰی عَنْ بَلِیَّةِ الْعَمٰی“ (بصارت سے محروموں کے لئے تسلی کا

[1] ...... قرۃ العیون، ص395۔

سامان) عظیم محدث و متکلم حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہِ علیہ کا تالیف کردہ ہے جو انہوں نے معذور اَفراد کے ایک طبقہ "نابینا اَفراد" کے لئے لکھا ہے۔ اِس رسالے میں انہوں نے آیاتِ مُبارکہ اور 40 اَحادیثِ طیبہ کی روشنی میں نابینا اَفراد کو صبر کرنے کا اَجر بتایا ہے۔ راقم (مولانا خواجہ ارشد علی عطاری مدنی) نے اِس رِسالے کو اُردو کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ عنقریب "نابینا علما کی دِینی خدمات" اور "نابیناؤں کے شرعی اَحکامات" جیسے اہم موضوعات پر بھی کتب لکھنے کا اِرادہ ہے۔ راقم اگرچہ خود بھی ظاہری آنکھوں کی نعمت سے محروم ہے، لیکن اللہ پاک کا فضل و کرم ہے کہ اس نے دِل کی آنکھیں روشن کیں اور علمِ دِین سیکھنے سکھانے کا جذبہ عطا فرمایا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ راقم دعوتِ اسلامی کے اِدارے "جامعۃ المدینہ" سے فارغ التحصیل اور کراچی یونیورسٹی سے ایم فل کا اسکالر ہے۔

میری تمام نابینا اور معذور اَفراد سے گزارش ہے کہ وہ بھی مایوس ہونے اور اہلِ دُنیا ہی کے سہارے بیٹھے رہنے کے بجائے محنت کریں، آگے بڑھیں اور تعلیم و تربیت کا راستہ اِختیار کر کے اُخروی سعادتیں پائیں۔ تاریخ کا مُطالعہ کریں تو عالَمِ اسلام میں کئی ایسی نابغہ روزگار ہستیوں کا ذِکر ملتا ہے جنہوں نے ظاہری آنکھوں سے محرومی کے باوجود اہلِ دُنیا کو دِل و دماغ کی آنکھیں کھول دینے والی کتب لکھ کر دی ہیں۔ میں اپنے اِس رسالے کو صحابیٔ رَسول حضرت عبدُ اللہ ابنِ اُمِّ مکتوم رضی اللہُ عنہ سے منسوب کرتا ہوں جنہیں نابینا ہونے کے باوجود رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے دو مرتبہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں اپنا خلیفہ اور امام مسجد مقرر فرمایا۔ اللہ پاک ہمیں ان کے فیضان اور ظاہری و باطنی بصیرت و بصارت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

تَسۡلِیَۃُ الۡاَعۡمٰی عَنۡ بَلِیَّۃِ الۡعَمٰی

(بصارت سے محروموں کے لئے تسلّی کا سامان)

دِین کے حساب سے آزمائش کی جاتی ہے:

تمام تعریفیں اللہ صاحبِ جود و علو کے لئے کہ اس نے ہمیں خوشی و غمی ہر حال میں نعمتوں سے نوازا اور دُرُود و سلام ہوں اَنبیا و اَصفیاء کے نور کے سرچشمہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اور آپ کی آل اور اَصحاب پر بھی سلام ہو جو کہ ہدایت و راہِ راست کے لئے عظیم چراغ ہیں۔ اما بعد! اللہ پاک کا ضعیف بندہ علی بن سلطان القاری اللہ پاک کے لطف و کرم کا سوال کرتے ہوئے رَقم طراز ہے کہ اللہ پاک نے بلاؤں اور مصیبتوں کو اپنے چُنے ہوئے بندوں کے لئے ثمرۂ وِلایت بنایا ہے۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: آزمائشوں اور بلاؤں میں سب سے زیادہ اَنبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام مبتلا ہوتے ہیں پھر وہ جو ان سے کم درجہ پر پھر وہ جو ان سے کم درجہ پر (یعنی افضلیت در افضلیت کی بنیاد پر)، بندہ اپنے دِین کے اعتبار سے ہی بلاؤں کا شکار ہوتا ہے، پس اگر بندے کا اِیمان و دِین مضبوط اور پختہ ہو تو اس پر آزمائشیں شدید ہوتی ہیں اور اگر وہ دین میں کمزور ہو تو اسی حساب سے آزمایا جاتا ہے اور بندۂ مؤمن کو بلائیں گھیرے رکھتی ہیں یہاں تک کہ بندے کو اس حال میں چھوڑتی ہیں کہ وہ زمین پر خطاؤں سے پاک ہو کر چلتا ہے۔[1]

امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ الکبیر میں بعض اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنَّ سے رِوایت کی کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: دُنیا میں سب سے زیادہ

[1] ترمذی، 4/179، حدیث: 2406۔ مسند امام احمد، 1/391، حدیث: 1607۔

مبتلائے بَلا ہونے والے نبی یا صفی ہوتے ہیں۔[1] حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم میں سے کوئی جیسے نعمتیں ملنے پر خوش ہوتا ہے، اَنبیا و اَصفیاء مصیبتیں آنے پر اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں۔[2]

بندہ اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہے:

بنی سلیم کے ایک شخص سے مَرفوعاً رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک جب اپنی عطا کی ہوئی نعمتوں میں سے کسی میں اپنے بندے کو آزمائش کا شکار کرتا ہے پس اگر بندہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہے تو اسے اس میں برکت دی جاتی ہے اور اللہ پاک وُسعت عطا فرماتا ہے اور اگر وہ رضائے الٰہی پر راضی نہ رہے تو اسے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور نہ ہی اسے اس سے زائد دیا جاتا ہے جو اس کے لئے لکھ دیا گیا ہو۔[3]

حدیثِ قدسی میں ہے: جو میرے فیصلے سے راضی نہ ہو اور میری طرف سے آنے والی مصیبت پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں پر شکر ادا نہ کرے تو وہ میرے علاوہ رب ڈھونڈ لے۔[4] (اور یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔) حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک بندے کے لئے جنّت میں ایک بلند مقام لکھ دیتا ہے حالانکہ اس کے عمل اس تک پہنچنے کے نہیں ہوتے، پس اللہ پاک بندے کو بلاؤں میں گھیر دیتا ہے، یہاں تک کہ بندہ (ان بلاؤں پر صبر کرتے رہنے کے سبب) اس مقام کا حقدار بن جاتا ہے۔[5]

1 ...... التاریخ الکبیر للبخاری، 8/12، رقم: 11738۔ 2 ...... مستدرک، 1/97، حدیث: 120۔
3 ...... کنز العمال، الجزء: 3، 2/158، حدیث: 7087۔
4 ...... معجم کبیر، 22/320، حدیث: 807 بغیر لفظ "ولم یشکر علی نُعمائی"۔
5 ...... مسند ابی یعلٰی، 5/342، حدیث: 6069 بالفاظ مختلفۃ۔

رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک بندۂ مؤمن کو جب بھی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اس پر اپنی کرم نوازی کے لئے ہی کرتا ہے۔[1] آزمائش کبھی خوشیوں کے ذَریعے ہوتی ہے اور کبھی تنگیوں کے ذَریعے سے، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ﴾[2] یعنی ہم ان کا مصیبت وبلا اور عطاؤں کے ذَریعے اِمتحان لیں گے اور زیادہ تر آزمائش تنگی ومصیبت کے ذَریعے ہی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ پاک کا یہ فرمان اِس طرف اِشارہ کرتا ہے: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾﴾[3] نفوس کے نقصان میں بینائی کا چلا جانا بھی شمار ہوتا ہے کیونکہ آنکھیں تو سب اَعضاء میں نفیس اور سب اَجزائے بدنیہ سے اہم ہیں، پس آنکھوں کی بینائی کے چلے جانے کی مصیبت میں مبتلا ہونا سب سے بڑی مصیبتوں میں سے ہے اور اس مصیبت پر صبر کرنا بہت عظیم وَصف ہے، جیسا کہ اللہ پاک نے اپنے بعض اَنبیا واَصفیاء کو بھی اِس امتحان سے گزارا جن میں حضرت یعقوب اور حضرت شعیب علیہما الصّلوٰۃ والسّلام بھی ہیں۔ انہی میں سے جلیلُ القدر صحابی حضرت عبدُ اللہ بن عباس، حضرت عبدُ اللہ بن عمر، حضرت ابنِ اُمِّ مکتوم اور دیگر کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور کثیر عُلمائے عظام و مَشائخ کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم بھی ہیں، جن کا ذِکر کیا جائے تو کلام کافی طویل ہو جائے گا اور ان کا ذِکر کیا جانا "بینائی کی نعمت سے محروم ہونے والوں" کے لئے بہت تسلی و راحت کا سامان ہے۔

---

1 ...... معجم کبیر، 22/ 323، حدیث: 813۔

2 ...... پ17، الانبیآء: 35۔ اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے جانچنے کو۔

3 ...... پ2، البقرۃ: 155۔ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔

نابینائی کی فضیلت پر 40اَحادیث

کئی اَحادیثِ مبارکہ میں آنکھوں کی اہمیت اور بینائی کے چلے جانے پر صبر کرنے کی عظمت بیان ہوئی ہے۔(یہاں 40اَحادیث ذکر کی جاتی ہیں:)

﴿1﴾ آنکھوں کے بدلے جنَّت

حضرت عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:بے شک اللہ تعالٰی نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں جس کی آنکھیں لے لوں تو اسے ان کے بدلے جنَّت عطا فرماؤں گا۔(1)

﴿2﴾ صابر نابینا کے لئے جنَّت

حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ پاک فرماتا ہے:جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں یعنی آنکھوں کے ذَریعے آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اسے ان کے بدلے جنَّت عطا فرماتا ہوں۔(2)

﴿3﴾ جنَّت سے کم ثواب پر راضی نہیں

حضرت عِرباض رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:اللہ پاک فرماتا ہے:جب میں اپنے بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں حالانکہ وہ ان کا حاجت مند ہوتا ہے،پس اگر وہ اس پر میری حمد بجالاتا ہے تو میں اس کے لئے جنَّت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔(3)

1 ......شعب الایمان،5/53،حدیث:5751ملتقطاً۔

2 ......بخاری،4/6،حدیث:5653۔مسند امام احمد،4/289،حدیث:12470 بالفاظ مختلفۃ۔

3 ......ابن حبان،4/256،حدیث:2920۔

﴿4﴾ جن کے لئے میزان نہیں لگے گا

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کے بدن یا اس کی اَولاد یا مال کی طرف کوئی مصیبت بھیجتا ہوں تو اگر وہ صبر جمیل کے ساتھ اس کا سامنا کرتا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کہ اس کے لئے قیامت کے دِن میزان لگاؤں یا اس کا نامۂ اعمال کھلواؤں۔[1]

﴿5﴾ حقیقی نابینا کون؟

حضرت عبدُ اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اندھا وہ نہیں جس کی آنکھوں کی بصارت چلی جائے، اندھا تو وہ ہے جو بصیرت سے اندھا ہو۔[2] اِس حدیثِ پاک کی تائید اِس آیتِ کریمہ سے بھی ہوتی ہے: ﴿ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝۴۶ ﴾[3] حضرت عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اَشعار کی صورت میں فرماتے ہیں: محبت کرنے والے کا دِل نورِ الٰہی سے بھرا ہوا ہے، پس میرے دِل میں بھی نور ہے، اس کے علاوہ تو جہالت کا اندھیرا چھایا ہوا ہے، مصیبتیں عذابِ جہنم سے عافیت دِلاتی ہیں، اگر اللہ پاک نے میری آنکھوں کا نور لے لیا تو کیا ہوا، (اس پر صبر کی بدولت ملنے والی) جنّتُ الفردوس کے آگے ہر نعمت حقیر ہے۔[4]

1. نوادر الاصول، 4/277، حدیث: 962۔
2. شعب الایمان، 2/126، حدیث: 1372۔ نوادر الاصول، 1/371، حدیث: 239۔
3. پ17، الحج: 46۔ تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔
4. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دو اَشعار سیر اعلام النبلاء اور الاستیعاب میں منقول ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔ (الاستیعاب، 3/70، رقم: 1606)

﴿6﴾ شرک کے بعد سب سے بڑی مصیبت

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بندہ جن بلاؤں کا شکار ہوتا ہے ان میں سب سے بڑی بلا شرک ہے، اور شرک کے بعد بندہ سب سے بڑی جس آزمائش کا شکار ہوتا ہے وہ آنکھوں کا چلا جانا ہے اور جو بندہ بینائی کے چلے جانے کی آزمائش میں پڑا اور اس نے صبر کیا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (1)

﴿7﴾ سلبِ ایمان کے بعد بڑی مصیبت

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایمان کی دولت چلے جانے کے بعد بندے کے لئے سب سے بڑی مصیبت بینائی کا چلا جانا ہے اور بندے کی بصارت چلی جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو داخلِ جنّت ہوگا۔ (2)

﴿8﴾ اس کی جزا جنّت ہی ہے

حضرت اَنس رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں دُنیا میں اپنے بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے پاس اس کے لئے جنّت ہی جزا ہے۔ (3)

﴿9﴾ نیک نابینا کے لئے روزِ قیامت نور

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر نیک بندے کی دُنیا میں بصارت جاتی رہے تو اللہ پاک قیامت کے دِن اسے نور عطا فرمائے گا۔ (4)

---

1 ...... مسند بزار، ۱۰/ ۲۸۰، حدیث: ۴۳۸۸ بتغیر قلیل۔ 2 ...... تاریخ بغداد، 1/ 411، رقم: 356۔

3 ...... ترمذی، 4/ 179، حدیث: 2408۔ 4 ...... معجم اوسط، 1/ 336، حدیث: 1220۔

www.dawateislami.net

﴾10﴿ رَحمتِ اِلٰہی پر گِراں

حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: رَحمتِ اِلٰہی پر اس مسلمان کو جہنم میں داخل کرنا بہت گِراں ہے کہ جسے دُنیا میں آنکھوں کے چلے جانے کی آزمائش میں مبتلا کرے۔[1]

﴾11﴿ سماعت وبصارت کی آزمائش باعثِ مغفرت

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بصارت کا چلا جانا گناہوں کے لئے مغفرت ہے، سماعت کا چلے جانا گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور جسم کا کوئی بھی حصہ زائل ہو جائے تو اسی قدر مغفرت ہے۔[2] اِس حدیثِ پاک میں اِس جانب اِشارہ ہے کہ بصارت سماعت سے افضل ہے جیسا کہ بعض علما نے فرمایا ہے۔اِس حدیثِ پاک میں اِس جانب بھی اِشارہ ہے کہ جس کی ایک آنکھ ضائع ہوئی یا نظر کمزور ہوئی تو اسے اسی قدر اَجر ملے گا جس قدر مبتلائے آزمائش ہوا اور اس صورت میں اَجر صبر کے حساب سے ہے اور دَرَجات کی بلندی مشقت کے حساب سے ہے۔

﴾12﴿ طالبِ ثواب صابر کیلئے جنَّت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: میں نے جس بندۂ مسلم کی آنکھیں لے لیں اور وہ اس پر صبر کرتا رہا اور ثواب کا طلبگار رہا، تو میں اس کے لئے جنَّت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔[3]

---

1 ......مسند امام احمد، 10/310، حدیث: 27131۔

2 ......تاریخ بغداد، 2/150، رقم: 574۔

3 ......ترمذی، 4/180، حدیث: 2409۔

﴿13﴾ صَدمۂ اوّل پر صبر کا اَجر

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: ابنِ آدم! جب میں تیری آنکھیں لے لوں اور تو اس پر صبر کرے اور پہلے صدمے پر ہی ثواب کا طلبگار ہو تو میں تیرے لئے جنت سے کم اَجر پر راضی نہیں ہوتا۔ (1)

﴿14﴾ بصارت جانے پر صبر کرنے کا اَجر

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! بے شک اگر میں تیری آنکھیں لے لوں اور تو اس پر صبر کرے اور پہلے صدمے پر ہی ثواب کا طلبگار ہو تو میں تیرے لئے جنّت سے کم اَجر پر راضی نہیں ہوتا۔ (2)

﴿15﴾ گناہوں سے پاک ہو کر اللہ پاک سے ملاقات

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: اگر تمہاری آنکھوں کو کوئی آزمائش پہنچی اور تو نے صبر کرتے ہوئے ثواب کی طلب رکھی تو اللہ پاک سے گناہوں سے پاک ہو کر ملے گا۔ (3)

﴿16﴾ رِضائے اِلٰہی پر راضی رہنے کا ثواب

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے

---

1 ...... مسند امام احمد، 8/288، حدیث: 22291۔

2 ...... معجم کبیر، 8/191، حدیث: 7788 بالفاظ مختلفۃ۔

3 ...... مسند امام احمد، 4/312، حدیث: 12587۔

بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں اور وہ میرے حکم پر صبر کرے اور میرے فیصلے پر راضی رہے تو میں اس کے لئے جنّت سے کم کسی بھی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔[1]

﴿17﴾ جنّت سے کم ثواب پر راضی نہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: میں اپنے بندے کی دونوں آنکھیں نہیں لے جاتا مگر یہ کہ اس کے لئے جنّت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں۔[2]

﴿18﴾ تیرے لئے جنت سے کم کچھ نہیں

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے زید! اگر تمہاری آنکھیں آزمائش کا شکار ہوئیں اور تم نے اس پر صبر کیا اور ثواب کے طلبگار رہے تو تمہارے لئے جنّت سے کم اَجر نہ ہوگا۔[3]

﴿19﴾ صابر و طالبِ ثواب بندے کیلئے جنّت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ پاک اپنے بندے کی دونوں آنکھیں لے جاتا ہے اور بندہ صابر اور ثواب کا طالب رہتا ہے تو اللہ پاک اسے داخلِ جنّت فرماتا ہے۔[4]

﴿20﴾ جنّت واجب ہو جائے گی

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ...... کنزالعمال، الجزء:3، 2/113، حدیث:6536 بالفاظ مختلفۃ۔
2 ...... حلیۃالاولیاء، 9/248، رقم:444، حدیث:13796۔
3 ...... معجم کبیر، 5/190، حدیث:5052۔ 4 ...... ابن حبان، 4/257، حدیث:2921۔

نے فرمایا: اگر تمہاری آنکھیں آزمائش میں مبتلا ہو جائیں، تم صبر کرو اور ثواب کے طلب گار رہو تو اللہ پاک تمہارے لئے جنّت واجب فرما دے گا۔[1] عبد بن حمید اور بغوی نے حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے جو رِوایت کی اس کے اَلفاظ یہ ہیں: اگر تمہاری آنکھوں کو مصیبت پہنچے (یعنی نظر چلی جائے) تو تم اللہ پاک سے اس حال میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔[2]

﴿21﴾ مصیبت میں بھی شکر کرنے کا ثواب

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کی عمدہ چیزیں (آنکھیں) لے لیتا ہوں جبکہ وہ ان کا حاجت مند ہوتا ہے، وہ پھر بھی میری حمد کرتا اور شکر کرتا ہے تو میں اس کے لئے جنّت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔[3]

﴿22﴾ تو اللہ سے گناہوں سے پاک ملے گا

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ رِوایت کرتے ہیں: میں رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا، وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا تھے، رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے زید! اگر تمہاری آنکھیں چلی جائیں تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کی: میں صبر کروں گا اور اللہ پاک کی بارگاہ سے ثواب کی اُمید رکھوں گا۔ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم

1 ...... مسند امام احمد، 7/91، حدیث: 19367۔

2 ...... معجم الصحابۃ للبغوی، 2/478، رقم: 867 مفہوماً۔

3 ...... معجم کبیر، 8/104، حدیث: 7504 بالفاظ مختلفۃ۔

جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہاری بصارت چلی گئی اور تم نے صبر کیا اور ثواب کے اُمیدوار رہے تو تم یقیناً اللہ پاک سے قیامت کے دِن اِس حال میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔ (1)

﴿23﴾ اگر تو نے صبر کیا!

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آشوبِ چشم کا عارضہ لاحق ہوا، رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: اے زید بن اَرقم! اگر تمہاری نظر چلی جائے تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کی: میں صبر کروں گا اور اللہ پاک کی بارگاہ سے ثواب کا طلبگار ہوں گا، رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری نظر چلی جائے اور تم اس پر صبر کرو اور بارگاہِ الٰہی سے ثواب کی اُمید رکھو تو تم جنّت میں داخل ہو گے۔ (2)

﴿24﴾ میرے بعد تم نابینا ہو جاؤ گے

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کی بیماری کے وقت ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں تمہارے اس مرض سے کوئی نقصان نہ ہو گا، لیکن جب میرے بعد تم عمر پاؤ گے اور نابینا ہو جاؤ گے تو کیا ہو گا؟ آپ نے عرض کی: میں ثواب کی اُمید رکھوں گا اور صبر کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ...... تاریخ ابن عساکر، 19/267، رقم: 2328، حدیث: 4438 بتغیر قلیل۔

2 ...... تاریخ ابن عساکر، 19/266، رقم: 2328، حدیث: 4435 بتغیر قلیل۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہُ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد نابینا ہو گئے تھے، پھر اللہ پاک نے انہیں بینائی عطا فرما دی اور آپ بینائی کے ساتھ ہی دنیا سے رخصت ہوئے۔ (معجم کبیر، 5/211، حدیث: 5126)

نے فرمایا: پھر تو تم بغیر حساب کے جنّت میں جاؤ گے۔(آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دی ہوئی یہ غیبی خبر سچ ہوئی اور) حضرت زید بن اَرقم رضی اللہُ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد نابینا ہوگئے۔[1]

﴿25﴾ آزمائش پر صبر کرتے ہوئے فوت ہونے کا اَجر

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آشوبِ چشم کا عارضہ لاحق ہوا تو رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ اگلی صبح جب کچھ اِفاقہ ہوا تو آپ باہر گئے اور رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تب کیا ہوگا جب تمہاری آنکھیں آزمائش میں مبتلا ہوں گی (یعنی تمہاری بصارت جاتی رہے گی)؟ آپ نے عرض کی: میں صبر کروں گا اور اللہ پاک کی بارگاہ سے ثواب کا طلبگار ہوں گا، رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگر تمہاری آنکھوں کو آزمائش پہنچی، پھر تم نے صبر کیا اور ثواب کے اُمیدوار رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے تو تم اللہ پاک سے اِس حال میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔[2]

﴿26﴾ حاجتِ طبعیہ سے فراغت بھی نعمت ہے

حضرت عکرمہ رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو جذام کا مریض تھا اور ساتھ ہی بینائی، سماعت اور زبان سے بھی محروم تھا، حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا: کیا تم اس پر کوئی اللہ پاک کی نعمت دیکھتے ہو؟ وہ بولے: نہیں، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ کیا تم

1 ...... تاریخ ابن عساکر، 19/267، رقم: 2328، حدیث: 4437۔ معجم کبیر، 5/211، حدیث: 5126۔
2 ...... شعب الایمان، 6/535، حدیث: 9191 بتغیر قلیل۔

دیکھتے نہیں کہ یہ پیشاب کرتا ہے، اس میں کسی تنگی اور مشکل کا شکار نہیں، یہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہے۔[1] اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ واقعی بسہولت حاجاتِ طبعیہ سے فراغت پانا بھی اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ﴾[2] یعنی تم انہیں یوں شمار نہیں کرسکتے کہ ساتھ ان کا شکر بھی کرو۔

حدیثِ پاک میں ہے: رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے تو یہ دُعا کرتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّیْ مَا يُؤْذِيْنِي، وَأَبْقٰى عَلَىٰ مَا يَنْفَعُنِي اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اِیذا دینے والی چیز کو مجھ سے دور کیا اور فائدہ دینے والی کو میرے پاس باقی رکھا۔[3] پتا چلا کہ یہ بھی اللہ پاک کی دو عظیم نعمتیں ہیں، بہت کم لوگ ہیں جو ان کی قدر پہچانتے اور ان پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہیں۔ عوام تو بس اسی کی لذت کو جانتے ہیں جو کھانا ان کے پیٹوں میں جاتا ہے، اِحسان اور اِنعام کے مقام میں یہ لوگ جانوروں سے بھی بُرے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: ابنِ آدم کے بدن میں 360 جوڑ ہیں، ان میں سے بعض ساکن اور بعض متحرک، اگر کوئی متحرک ساکن ہو جائے یا ساکن حرکت کرنے لگے تو بندے پر دُنیا تنگ ہو جائے۔

﴿27﴾ امن اور ہدایت والے لوگ

حضرت سخبرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے مصیبت پر صبر کیا، نعمت ملنے پر شکر کیا، ظلم ہونے پر معاف کیا اور گناہ ہونے پر

---

1 ...... کنزالعمال، الجزء: 3، 2/301، حدیث: 86650۔

2 ...... پ 14، النحل: 18۔ اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔

3 ...... کتبِ حدیث میں یہ دُعا بطورِ فرمانِ نبی اِن اَلفاظ کے ساتھ ملی ہے: إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي مَا يُؤْذِيْنِي، وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/12، حدیث: 6)

توبہ کی تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور یہی ہدایت والے ہیں۔ [1]

﴿28﴾ بڑی مصیبت پر بڑا اَجر

حضرت ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے: بڑی مصیبت پر بڑا اَجر ہے اور جب اللہ پاک کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ [2]

﴿29﴾ کاش! ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں

رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو دُنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے لوگ اس ثواب کو دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں۔ [3]

﴿30﴾ قضائے اِلٰہی پر راضی رہنے والوں کیلئے رضائے اِلٰہی

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک زیادہ اجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ پاک جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے تو جو اس کی قضا پر راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضگی ہے۔ [4]

﴿31﴾ دُنیا کی آزمائشوں سے گناہوں کی معافی

رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: دُنیا میں بندے کو پہنچنے والی مصیبت اس کے کسی گناہ کے سبب ہوتی ہے اور اللہ پاک کی شانِ کرم و عفو اس سے کہیں زیادہ ہے کہ وہ

1 ...... معجم کبیر، 7/138، حدیث: 6613۔
2 ...... کنزالعمال، الجزء: 3، 2/121، حدیث: 6635۔
3 ...... ترمذی، 4/180، حدیث: 2410۔
4 ...... ترمذی، 4/178، حدیث: 2404۔

بندے سے اس گناہ کے بارے میں قیامت کے دِن سوال کرے۔[1]

﴿32﴾ مصیبت باعثِ نعمت اور کشائش باعثِ آزمائش

حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ مؤمن کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جو مصیبت کو نعمت اور کشائش کو آزمائش شمار نہ کرے۔[2]

﴿33﴾ بیماری پر اللہ پاک کی ثنا بیان کرنے والے کی شان

حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے رِوایت ہے: جو بندہ کسی بیماری وغیرہ میں مبتلا ہوا اور اس سے پوچھا گیا: تم خود کو کیسا پاتے ہو؟ تو اس نے اچھے انداز میں اپنے رَب کی ثنا بیان کی تو اللہ پاک اپنے فرشتوں کے سامنے اس کی تعریف کرتا ہے۔[3]

﴿34﴾ نابینا، معذور اور مجذوم شخص کا شکرِ الٰہی

حضرت جابر رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابنِ مریم علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام سیاحت فرماتے تھے، جب آپ سفر پر نکلتے اور شام ہو جاتی تو صحرا کی سبزیاں کھاتے، خالص پانی پیتے، مٹی کو بستر بناتے اور فرماتے: عیسیٰ بن مریم کا کوئی گھر نہیں جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، نہ ہی کوئی اَولاد ہے جس کے فوت ہونے کا غم ہو، اس کا کھانا صحرا کی سبزیاں، اس کا پینا خالص پانی اور اس کا بستر خاک ہے۔ صبح ہوتی تو آپ پھر سیاحت پر چل نکلتے، ایک بار راستے میں ایک پہاڑ کی کھوہ کے پاس سے گزر ہوا تو دیکھا کہ

1 ...... کنزالعمال، الجزء:3، 2/135، حدیث:6803۔
2 ...... معجم کبیر، 11/27، حدیث:10949۔
3 ...... مسند الفردوس، 3/629، حدیث:5969۔

Go to Index

وہاں ایک آدمی ہے جو اندھا، معذور اور سخت کوڑھ کا مریض تھا۔ اس کے سر پر آسمان کے سوا چھت نہ تھی اور نیچے وادی (گہرائی) تھی، اس کی سیدھی جانب برف تو اُلٹی جانب ٹھنڈک تھی اور وہ کہہ رہا تھا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن“ اس نے تین بار یہ کہا۔ حضرت عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السّلام نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم کس چیز پر اللہ پاک کا شکر ادا کررہے ہو حالانکہ تم بینائی اور ٹانگوں سے محروم اور سخت کوڑھ میں مبتلا ہو؟ سر پر آسمان تو نیچے گہری وادی ہے، دائیں برف اور بائیں ٹھنڈک ہے۔ اس آدمی نے کہا: اے عیسیٰ! میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ مجھ پر وہ گھڑی نہیں آئی کہ آپ کو خدا اور خدا کا بیٹا اور تیسرا خدا کہوں۔

﴿35﴾ مصیبت زدوں کے چہرے سفید ہوں گے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مصیبت (پر صبر کرنے) والے کا چہرہ اس دن سفید ہو گا جس دن (گنہگاروں کے) چہرے سیاہ ہوں گے۔[1]

﴿36﴾ مسلمان کیلئے ہر چیز میں اَجر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مسلمان قابلِ تحسین ہے کہ جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ثواب کی اُمید رکھتا اور صبر کرتا ہے اور جب اسے اچھائی ملتی ہے تو اللہ پاک کی حمد اور شکر بجالاتا ہے، بے شک مسلمان کے لئے ہر چیز یہاں تک کہ وہ جو لقمہ اپنے منہ کی طرف اُٹھاتا ہے اس میں بھی اَجر ہے۔[2]

1 ...... معجم اوسط، 3/290، حدیث: 4622۔ 2 ...... مسند ابوداوٗد طیالسی، ص29، حدیث: 211۔

www.dawateislami.net

﴾37﴿ اللہ پاک جس سے بھلائی کا اِرادہ فرمائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اسے مصیبت پہنچاتا ہے۔[1] یعنی اسے مَصائب میں مبتلا فرماتا ہے تاکہ اس کے مَراتب بلند ہوں۔

﴾38﴿ اَذِیَّت کے بدلے گناہوں کا مٹنا

حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بندۂ مؤمن کے جسم کو جس چیز سے بھی اذیت پہنچتی ہے، اللہ پاک اس کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔[2]

﴾39﴿ مصیبت باعثِ رفعِ دَرَجات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بندے کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے اس کی دو میں سے ایک وجہ ہوتی ہے، یا تو اس کا کوئی گناہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے اسی مصیبت کے ذریعے اسے معاف کرنا مقدر فرمایا ہوتا ہے یا اسے کوئی ایسا درجہ ملنا ہوتا ہے جس تک اللہ پاک نے اسی مصیبت کے سبب پہنچنا مقدر فرمایا ہوتا ہے۔[3]

﴾40﴿ شجرۃُ البلویٰ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جنَّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، قیامت کے دن اہلِ

1 ...... بخاری، 4/4، حدیث: 5645۔

2 ...... مسند امام احمد، 6/26، حدیث: 16899۔

3 ...... مسند الفردوس، 4/74، حدیث: 6229۔

مصیبت کو لایا جائے گا، ان کے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور نہ ہی ان کے لئے میزان نصب ہو گا، انہیں خوب اجر دیا جائے گا، پھر رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ ﴾ (1)-(2)

یہ 40 اَحادیثِ مبارکہ ہیں جو بلاؤں پر صبر، نعمتوں پر شکر، تنگی و وُسعت ہر حال میں قضائے الٰہی پر راضی رہنے کو متضمن اور اہلِ بلا اور اِطاعت گزار اَنبیا و اَولیا کے اَوصاف پر مشتمل ہیں۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جو ہدایت پائے اور ان کی راہ چلے۔

ایک شبہ:

اگر کوئی کہے کہ جب یہ سب ثواب مبتلائے آزمائش ہونے پر ہے تو رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بیماریوں وغیرہ سے پناہ کیوں مانگی، جیسا کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دُعاؤں میں اس کا ذِکر ہے کہ آپ نے یہ دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ [3] اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ اے اللہ! میرے جسم اور میری سماعت و بصارت کو عافیت عطا فرما، اے اللہ! مجھے میری سماعت و بصارت کے ذریعے فائدہ عطا فرما اور انہیں میرے لئے باقی رکھ۔ [4]

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ دُعا فرمانا: أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ (اے اللہ!) میں تجھ سے اپنی سماعت اور بصارت میں برکت کا سوال کرتا ہوں۔ [5] اور آپ

1 ...... پ23، الزمر: 10۔ صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

2 ...... معجم کبیر، 3/92، حدیث: 2760۔

3 ...... ابوداوٗد، 4/419، حدیث: 5090۔

4 ...... ترمذی، 5/349، حدیث: 3622۔

5 ...... مستدرک، 2/214، حدیث: 1977 مفہوماً۔

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دُعا: أَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْبَرَصِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ (اے اللہ!)میں قوتِ سماعت وگویائی کے کھونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (اے اللہ!)میں برص، جنون، کوڑھ اور شدید اَمراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[1] اور اس میں کوئی شک نہیں کہ سماعت اور بصارت کا چلا جانا بھی شدید اَمراض میں سے ہے۔

شبہ کا جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ (عافیت بھی اللہ پاک کی نعمت ہے)رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: بے شک تیری عافیت میرے لئے زیادہ وُسعت والی ہے۔[2] اور ایک رِوایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک قوم کے پاس سے گزرے جو مبتلائے مصیبت تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ اللہ پاک سے عافیت کا سوال کیوں نہیں کرتے۔[3] اور یہ بھی رِوایت میں آیا ہے کہ اللہ پاک سے معافی اور عافیت کا سوال کرو، بے شک کسی کو بھی ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں دی گئی۔[4] اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نابینائی سے تعوّذ نہ پڑھا، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اَنبیائے کِرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی نابینائی کی آزمائش میں مبتلا ہوئے، حقیقتِ حال اللہ پاک ہی جانتا ہے۔

سماعت کے بصارت سے افضل ہونے پر دلیل:

سماعت افضل ہے یا بصارت اِس میں علما کا اِختلاف ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ سماعت افضل

1 ...... ابوداوٗد، 2/132، حدیث:1554بغیر ذکر "الصمم والبکم"۔
2 ...... معجم کبیر، 13/51، حدیث:181۔
3 ...... مسند بزار، 13/190، حدیث:6643۔
4 ...... ترمذی، 5/327، حدیث:3569۔

ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر سمع کو بصر پر مقدم کیا گیا ہے اور اسی طرح اَحادیثِ مشہورہ میں بھی، انہی میں سے ایک حدیثِ پاک میں ہے: ابو بکر و عمر میرے نزدیک میری سماعت و بصارت کی طرح ہیں۔[1] اور ظاہر یہی ہے کہ یہ ترتیب لف و نشر مرتب پر ہے تو یوں جناب صِدّیق اکبر رضی اللہُ عنہ بمنزلہ سماعت اور جناب فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ بمنزلہ بصارت کے ہوئے اور سماعت کا منشاء نقل ہے اور بصارت عقل کا مبداء ہے۔ کثیر علما ایسے ہیں جو نابینا پیدا ہوئے، لیکن تصنیف و فتویٰ میں ان کا مقام بڑا بلند ہے، انہی میں سے سلطان القراء علامہ شاطبی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ہیں۔

البتہ جو بہرہ پیدا ہوا ہو تو اس کا اِیمانیات اور اَحکامِ اسلام کی تفصیلات حاصل کرنا متصور نہیں ہے اور یہ بھی نادر ہے کہ بہرہ آدمی صرف عقل کی بنیاد پر توحید کی معرفت حاصل کرلے یہ تو محض فضل ہی سے ہو سکتا ہے، کیونکہ عموماً جو پیدائشی بہرہ ہوتا ہے وہ گونگا بھی ہوتا ہے، کیونکہ طبعی طور پر خود بولنا نہیں آتا بلکہ سن کر ہی بولنا آتا ہے، اسی لئے بچے اپنے والدین سے سنی جانے والی زبان و لغت ہی سیکھتے ہیں، یہاں تک کہ اگر بچے کی پرورش جانوروں کے بیچ ہو تو وہ صرف انہی جانوروں کی آوازیں سنے گا تو خود بھی ایسا ہی بولے گا۔ ان حالات کی حقیقت اور ان مُعاملات کی گہرائی اللہ پاک ہی جانتا ہے۔

بصارت کے سماعت سے افضل ہونے پر دلیل:

یہ بھی کہا گیا ہے کہ بصارت افضل ہے کیونکہ اس کا تعلق ذات کے واضح ہونے کے ساتھ ہے جبکہ سماعت کا تعلق صفات کے واضح ہونے کے ساتھ ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سب سے بڑا عذاب دِیدارِ الٰہی سے محرومی ہے، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:

1 ...... تاریخ ابن عساکر، 44/67، حدیث: 9466۔

﴿كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾﴾ [1] البتہ اللہ پاک کا کلام فرمانا یہ عوام و خواص سبھی کو عام ہے اور پھر کلام کبھی زَجر و توبیخ اور ملامت پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی بشارت و خوشخبری پر (یعنی جنَّت میں اللہ پاک کا دِیدار سبھی کریں گے لیکن کفار محروم رہیں گے، جبکہ کلام اللہ پاک اہلِ جنَّت سے بھی فرمائے گا اور اہلِ نار سے بھی۔) اور نابینا کی فضیلت کے لئے یہ بھی کافی ہے جو سورۂ عبس کے نزول کے بعد حدیثِ پاک میں وارد ہوا۔ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس جب بھی حضرت عبدُ اللہ ابنِ اُمِّ مکتوم رضی اللہُ عنہ آتے تو آپ فرماتے: مَرْحَباً بِمَنْ عَاتَبَنِیْ رَبِّیْ فِیْهِ اسے خوش آمدید جس کے معاملے میں میرے رب نے مجھ پر جلال کا اظہار فرمایا۔ [2] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو دو مرتبہ مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ اور امامِ مسجد مقرر فرمایا۔ [3] اگر تم نابینا کی امامت کی کراہت پر مبنی کلام کی بات کرو تو اس کی وضاحت یہ ہے کہ جب نابینا کے علاوہ کوئی اس سے بڑھ کر علم و قراءت والا اور تقویٰ و پرہیز گاری والا موجود ہو تو مکروہ ہے ورنہ نہیں۔ [4]

بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دِن بعض بادشاہ بہانے بنائیں گے کہ یا اللہ! تو نے ہمیں بادشاہی کی آزمائش میں ڈالا، اس لئے میں تیرے اَحکام پر عمل سے محروم رہا اور ہلاکت میں جا پڑا، تو اسے کہا جائے گا: کیا تیری بادشاہت بڑی تھی یا ہمارے نبی سلیمان علیہ السّلام کی؟ اور بعض مَریض اَحکامِ اِلٰہی پر عمل نہ ہونے کا بہانہ اپنی بیماریوں کو بنائیں گے تو اللہ پاک حضرت ایوب علیہ السّلام اور ان کو پہنچنے والی آزمائش کو بطورِ حجت پیش

1 ...... پ30، المطففین: 15۔ ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔
2 ...... تفسیر بغوی، پ30، العبس، تحت الآیۃ: 2، 4/415۔
3 ...... مسند امام احمد، 4/384، حدیث: 12999۔
4 ...... فتاویٰ رضویہ، 6/621۔

فرمائے گا،[1] اسی طرح نابینا لوگوں کے سامنے کچھ نابینا اَفراد کو پیش فرمائے گا اور رہے فقرا تو اللہ پاک کے اکثر اَنبیا و اَولیا بطورِ حجت ہوں گے۔

رِوایت میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی بینائی جانے کا سبب یہ تھا کہ آپ نے بچھڑے کو اس کی ماں کے سامنے ذَبح کیا تھا اور وہ چیخ رہی تھی۔[2] یہ بھی مَروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کس چیز نے آپ کی بینائی کو لیا اور کمر کو دوہرا کر دیا؟ تو آپ نے فرمایا: میری آنکھیں یوسف کے غم میں رونے سے چلی گئیں اور میری کمر اس کے بھائی کے غم میں دوہری ہو گئی، تو اللہ پاک نے وحی فرمائی: اے یعقوب! کیا تمہیں ہم سے شکوہ ہے؟ میری عزت کی قسم! جب تک مجھ سے دُعا نہ کرو گے تو میں تمہاری آزمائش دور نہ کروں گا، تو یعقوب علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے اس وقت یہ دُعا کی: ﴿اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ﴾[3] تو اللہ پاک نے وحی فرمائی: میری عزت کی قسم! اگر یہ دونوں مُردہ بھی ہوتے تو اللہ آپ کے لئے زندہ کر دیتا، تم پر میرے جلال کا سبب یہ ہے کہ تم لوگوں نے بکری ذبح کی اور تمہارے دَروازے پر ایک مسکین کھڑا تھا، تو تم لوگوں نے اسے نہ کھلایا، یاد رکھو! میری مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ پیارے اَنبیا اور ان کے بعد مَساکین ہیں، پھر کھانا بناؤ اور مساکین کو دعوت دو۔ پھر حضرت یعقوب علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے کھانا تیار کروایا اور اعلان کروایا کہ جو کوئی بھی روزے سے ہے وہ افطار آلِ یعقوب کے ہاں کرے۔[4] رِوایت میں ہے کہ اس کے بعد آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام جب بھی صبح ناشتہ کرتے تو اِعلان کرواتے

1 ...... تفسیر کبیر، پ15، الکہف، تحت الآیۃ: 49، 7/471۔
2 ...... تفسیر بغوی، پ13، یوسف، تحت الآیۃ: 86، 2/374۔
3 ...... پ13، یوسف: 86۔ میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔
4 ...... تفسیر ثعلبی، پ13، یوسف، تحت الآیۃ: 86، 5/249۔

کہ جسے ناشتہ کرنا ہے یعقوب کے پاس آجائے اور جب افطار فرماتے تو اعلان کرواتے کہ جو کوئی افطار کرنا چاہتا ہے یعقوب کے پاس آجائے اور آپ صبح و شام کا کھانا مساکین کے ساتھ کھاتے تھے۔ (1)

بصارت کی افضلیت پر ایک اور رِوایت:

بصارت کی افضلیت پر ایک رِوایت یہ بھی دَلالت کرتی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ تم میں سے جب کوئی جماع کرے تو بیوی کی شرمگاہ نہ دیکھے کہ اس سے خود کے یا پیدا ہونے والے بچے کے نابینا ہونے کا اندیشہ ہے اور نہ ہی اس وقت زیادہ بات کرے کہ اس سے گونگے ہونے کا اندیشہ ہے۔ (2)

نابینا کی خدمت کرنا باعثِ ثواب ہے:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہُ عنہ سے ایک مرفوع رِوایت میں ہے: اللہ پاک کے نبی حضرت شعیب علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام اِس قدر روئے کہ ان کی بینائی جاتی رہی، اللہ پاک نے انہیں بینائی لوٹا دی، وہ پھر اتنا روئے کہ بینائی جاتی رہی، اللہ پاک نے پھر بینائی لوٹا دی، آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام پھر اتنا روئے کہ بینائی جاتی رہی، اللہ پاک نے پھر بینائی عطا فرما دی اور فرمایا: اے شعیب! یہ رونا کس سبب سے ہے، جنت کی طلب میں یا میرے خوف میں؟ آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے عرض کی: یا اللہ! تیری ملاقات کے شوق میں، تو اللہ پاک نے ان کی جانب وحی فرمائی: اے شعیب! اگر ایسا ہے تو تمہارے لئے تہنیت و مبارک ہے، اسی لئے تو میں نے اپنے کلیم موسیٰ کو تیرے کاموں میں لگایا ہے۔ (3)

1 ...... تفسیر کبیر، پ13، یوسف، تحت الآیۃ: 84، 6/497۔

2 ...... کنز العمال، الجزء: 16، 8/147، حدیث: 44833۔

3 ...... تاریخ بغداد، 6/312، رقم: 3362 بتغیر قلیل۔

اِس رِوایت میں اِس طرف بھی تنبیہ ہے کہ نابینا کی خدمت کرنے، اس کی ضروری حاجات پوری کرنے اور اسے عبادت کی جگہ لے جانے اور اسے سمتِ قبلہ وغیرہ بتانے کا بہت عظیم اَجر و ثواب ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ۖ﴾ (1) رِوایت میں ہے کہ جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ پاک اس کی مدد کرتا ہے۔ (2) اور بھلائی پر راہ نمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔ (3)

73 مغفرتیں اور 72 دَرَجات کس کے لیے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ جس نے کسی مظلوم یا محتاج کی مدد کی اللہ پاک اس کے لئے 73 مغفرتیں لکھ دیتا ہے، جن میں سے ایک اُس کے تمام مُعاملات کا سلجھ جانا ہے، جبکہ قیامت کے دِن اسے 72 دَرَجات عطا فرمائے گا۔ (4) صحیح رِوایت میں ہے کہ ہر بھلائی صدقہ ہے۔ (5)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو دودھ کا جانور عاریۃً دے یا چاندی قرضہ دے یا کسی کو راستہ بتائے تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً رِوایت ہے کہ نابینا یا مصیبت زدہ کو سلام کرنا ترک کر دینا خیانت ہے۔ (7)

---

1 ...... پ6، المائدۃ:2۔ اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

2 ...... مسلم، ص1110، حدیث:6853۔ 3 ...... ترمذی، 4/305، حدیث:2679۔

4 ...... شعب الایمان، 6/120، حدیث:7670۔ 5 ...... بخاری، 4/105، حدیث:6021۔

6 ...... مسند امام احمد، 6/408، حدیث:18541۔ 7 ...... مسند الفردوس، 2/69، حدیث:2394۔

مصیبت زدہ کے ساتھ تواضع اختیار کرنا:

مصیبت زدہ لوگ تو وہ ہیں جو صرف ہمارے ایک بول سے ہی فتح ہو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ تواضع اِختیار کرنا دیانت کی دَلیل ہے۔ البتہ اللہ پاک کے فرمان: ﴿وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى﴾[1] کا مطلب یہ ہے کہ جس کا دِل اس دنیا میں اللہ پاک کی قدرت، نشانیاں، مخلوقات میں اس کی حقانیت اور طرح طرح کی مخلوقات میں اللہ پاک کی صفات کے اَسرار دیکھنے سے اندھا ہے وہ قیامت کے دِن اور بھی زیادہ اندھا ہو گا اور سب سے بُری حالت میں ہو گا اور اللہ پاک کا یہ فرمان: ﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى(۱۲۴)﴾[2] یعنی جو قرآن سے منہ پھیرتا ہے اور اس پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی زندگی تنگ کر دیں گے یعنی اس سے قناعت کی دولت جاتی رہے گی اور قیامت تک وہ سیر نہ ہو گا اور قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے یہاں "بینائی سے محروم اندھا" ہونا مُراد لیا ہے جبکہ حضرت مجاہد نے "حجت و دلیل سے محروم ہونا" مُراد لیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے موقف کی تائید قرآنِ پاک کی ان آیات سے بھی ہوتی ہے: ﴿قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا(۱۲۵)﴾[3] ﴿وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّاؕ﴾[4]

---

1 ...... پ15، بنی اسرائیل: 72۔ اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے۔

2 ...... پ16، طٰہٰ: 124۔ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

3 ...... پ16، طٰہٰ: 125۔ کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا (دیکھنے والا) تھا۔

4 ...... پ15، بنی اسرائیل: 97۔ اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے۔

ایک اور شبہ:

اگر یہ سوال ہو کہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن اندھے، گونگے اور بہرے اٹھیں حالانکہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ﴾ [1] اور ﴿دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴾ [2] اور ﴿سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴾ [3] اِن آیات سے تو ان کا بولنا، دیکھنا اور سننا ثابت ہو رہا ہے۔

شبہ کا جواب:

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ اَوَّلاً وہ اسی حال میں اُٹھیں گے جو اللہ پاک نے فرمایا ہے یعنی اندھے، گونگے اور بہرے، پھر اللہ پاک انہیں یہ چیزیں لوٹا دے گا (تاکہ عذاب دیکھیں، سنیں اور موت کو پکاریں۔)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اندھے سے مُراد یہ ہے کہ وہ ایسی کوئی چیز نہ دیکھ سکیں گے جو انہیں خوش کرے اور گونگے ہونے سے مُراد یہ ہے کہ وہ اپنی بچت و نجات پر کوئی دلیل و حجت بیان نہ کر سکیں گے اور بہرے ہونے سے مُراد یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی بات نہ سن سکیں گے جو انہیں بھلائی پہنچائے۔ حضرت حسن رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کفار کے اندھے، گونگے اور بہرے ہونے کی یہ حالت ان کو قبروں سے اُٹھا کر محشر کی جانب ہانکے جانے سے لے کر جہنم میں داخل کئے جانے تک ہوگی اور وہ لوگ کفار ہوں گے۔ [4]

---

1 پ15، الکہف: 53۔ اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے۔
2 پ18، الفرقان: 13۔ تو وہاں موت مانگیں گے۔
3 پ18، الفرقان: 12۔ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا۔
4 تفسیر ثعلبی، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: 97، 6/136۔

حضرت مقاتل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کفار کا اندھا، گونگا اور بہرہ ہونا تب ہو گا جب ان سے جہنم میں فرمایا جائے گا: ﴿اِخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ۝۱۰۸﴾ [1] اس وقت وہ سب کے سب اندھے، گونگے اور بہرے ہو جائیں گے۔

ہم اللہ پاک سے عافیت، حسنِ خاتمہ اور اِطاعت کی توفیق کا سوال کرتے ہیں، کیونکہ آخرت کا سکون اور ہمیشہ کی راحت بغیر آزمائشوں کے نہیں ملتی، کسی آزمائش کی اِنتہا جنّت ہے تو کسی نعمت کی اِنتہا جہنم ہے اور جب تک اس دُنیا میں ہو آزمائشوں کے آنے سے متعجب نہ ہو۔ حدیثِ پاک میں ہے: زندگی تو وہی ہے جو آخرت کی زندگی ہے، کیونکہ آخرت کی جنتی زندگی میں حالتِ فاخرہ ہے کوئی آزمائش نہیں۔ [2] اَوّل و آخر تمام تعریفیں اللہ پاک ہی کے لئے ہیں اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، صحابۂ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم پر قیامت تک ظاہر و باطن ہر طرح کی سلامتی ہو۔

فہرست

صفحہ	عنوان
1	تقدیم
8	**تسلية الاعمى عن بلية العمى** (بصارت سے محروموں کے لئے تسلّی کا سامان)
8	دِین کے حساب سے آزمائش کی جاتی ہے
9	بندہ اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہے
11	نابینائی کی فضیلت پر 40 اَحادیث
11	﴿1﴾ آنکھوں کے بدلے جنّت
11	﴿2﴾ صابر نابینا کے لئے جنّت

1 ...... پ18، المؤمنون: 108۔ دُتکارے (ذلیل ہو کر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔

2 ...... بخاری، 2/299، حدیث: 2961۔

www.dawateislami.net

﴿3﴾ جنّت سے کم ثواب پر راضی نہیں	11
﴿4﴾ جن کے لئے میزان نہیں لگے گا	12
﴿5﴾ حقیقی نابینا کون؟	12
﴿6﴾ شرک کے بعد سب سے بڑی مصیبت	13
﴿7﴾ سلبِ ایمان کے بعد بڑی مصیبت	13
﴿8﴾ اس کی جزا جنَّت ہی ہے	13
﴿9﴾ نیک نابینا کے لئے روزِ قیامت نور	13
﴿10﴾ رَحمتِ اِلٰہی پر گراں	14
﴿11﴾ سماعت وبصارت کی آزمائش باعثِ مغفرت	14
﴿12﴾ طالبِ ثواب صابر کیلئے جنَّت	14
﴿13﴾ صَدمۂ اوّل پر صبر کا اَجر	15
﴿14﴾ بصارت جانے پر صبر کرنے پر اَجر	15
﴿15﴾ گناہوں سے پاک ہو کر اللہ پاک سے ملاقات	15
﴿16﴾ رِضائے اِلٰہی پر راضی رہنے کا ثواب	15
﴿17﴾ جنَّت سے کم ثواب پر راضی نہیں	16
﴿18﴾ تیرے لئے جنت سے کم کچھ نہیں	16
﴿19﴾ صابر و طالبِ ثواب بندے کیلئے جنَّت	16
﴿20﴾ جنَّت واجب ہو جائے گی	16
﴿21﴾ مصیبت میں بھی شکر کرنے کا ثواب	17
﴿22﴾ تو اللہ سے گناہوں سے پاک ملے گا	17
﴿23﴾ اگر تو نے صبر کیا!	18
﴿24﴾ میرے بعد تم نابینا ہو جاؤ گے	18
﴿25﴾ آزمائش پر صبر کرتے ہوئے فوت ہونے کا اَجر	19
﴿26﴾ حاجتِ طبعیہ سے فراغت بھی نعمت ہے	19

﴿27﴾ امن اور ہدایت والے لوگ	20
﴿28﴾ بڑی مصیبت پر بڑا اَجر	21
﴿29﴾ کاش! ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں	21
﴿30﴾ قضائے اِلٰہی پر راضی رہنے والوں کیلئے رضائے اِلٰہی	21
﴿31﴾ دُنیا کی آزمائشوں سے گناہوں کی معافی	21
﴿32﴾ مصیبت باعثِ نعمت اور کشائش باعثِ آزمائش	22
﴿33﴾ بیماری پر اللہ پاک کی ثنا بیان کرنے والے کی شان	22
﴿34﴾ نابینا، معذور اور مجذوم شخص کا شکرِ اِلٰہی	22
﴿35﴾ مصیبت زدوں کے چہرے سفید ہوں گے	23
﴿36﴾ مسلمان کیلئے ہر چیز میں اَجر	23
﴿37﴾ اللہ جس سے بھلائی کا اِرادہ فرمائے	24
﴿38﴾ اَذِیَّت کے بدلے گناہوں کا مٹنا	24
﴿39﴾ مصیبت باعثِ رفع دَرَجات	24
﴿40﴾ شجرۃُ البلویٰ	24
ایک شبہ	25
شبہ کا جواب	26
سماعت کے بصارت سے افضل ہونے پر دلیل	26
بصارت کے سماعت سے افضل ہونے پر دلیل	27
بصارت کی افضلیت پر ایک اور رِوایت	30
نابینا کی خدمت کرنا باعثِ ثواب ہے	30
73 مغفرتیں اور 72 دَرَجات کس کے لیے؟	31
مصیبت زدہ کے ساتھ تواضع اختیار کرنا	32
ایک اور شبہ	33
شبہ کا جواب	33

ماخذ ومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر ثعلبی	ابو اسحاق احمد المعروف "امام ثعلبی"، متوفی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
ابو داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مستدرک	ابو عبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	امام حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار قرطبہ بیروت ۱۴۲۷ھ
مسند ابو داود طیالسی	امام ابو داؤد طیالسی، متوفی ۲۰۴ھ	دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند بزار	ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ
مسند ابی یعلیٰ	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی الدارمی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ الامام البخاری القاہرۃ مصر
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
الاستیعاب	یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر القرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
تاریخ بغداد	ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
معجم الصحابہ	ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی، متوفی ۳۱۷ھ	دار البیان کویت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
قرۃ العیون	امام ابو اللیث سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ،

فرمانِ علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ

آخرت کا سکون اور ہمیشہ کی راحت بغیر آزمائشوں کے نہیں ملتی، کسی آزمائش کی اِنتہا جنّت ہے تو کسی نعمت کی اِنتہا جہنم ہے اور جب تک اس دُنیا میں ہو آزمائشوں کے آنے سے متعجب نہ ہو۔

(مجموع رسائل الملا علی القاری، تسلیۃ الاعمی عن بلیۃ العمی، 1/424)

ISBN 978-969-722-678-8
01082503

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net